بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے محاسن اور مناقب بیان ہو رہے تھے اس سلسلے میں لوگوں میں سب سے محبوب ہونے کے متعلق ایک روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے عہد میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیتے تھے یعنی مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ ہم سمجھتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطابؓ اور پھر حضرت عثمانؓ بہتر ہیں۔ ایک موقعے پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ اے لوگوں میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے بہتر۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فوراً فرمایا کہ مَیں نے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورج طلوع نہیں ہوا کسی آدمی پر جو عمر سے بہتر ہو۔

حضرت سلمانؓ، حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوسفیان آئے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کے ساتھ ابھی تک اپنا بدلہ چکتا نہیں کیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اہلِ قریش کے سرداروں کے بارے میں اس طرح کہہ رہے ہو۔ پھر آپؓ خود حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تم نے شاید سلمان، صہیب اور بلال وغیرہ کو ناراض کر دیا ہے اور اگر تم نے ایسا کر دیا تو تم نے اپنے ربّ کو ناراض کر دیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ اُن تینوں حضرات کے پاس آئے اور کہا کہ پیارے بھائیو! کیا مَیں نے آپ لوگوں کو ناراض کر دیا ہے۔ اس پر اُن لوگوں نے کہا کہ نہیں! ایسی بات نہیں۔ یہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی عاجزی کس قدر تھی۔ ایسے لوگ جن کو آپ نے غلامی سے آزاد

بھی کروایا ہوا ہے اس کے باوجود ان کے پاس آتے ہیں اور ان سے معافی مانگتے ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کا کیا معیار تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی کہ تم نے ناراض کر دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ جاکر معافی مانگو لیکن آپ فوراً خود گئے اور ان سے معافی مانگی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے محاسن اور خصوصی فضائل میں سے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سفر ہجرت میں آپؓ کو رفاقت کے لیے خاص کیا گیا اور مخلوق میں سے سب سے بہترین شخص کی مشکلات میں آپؓ اُن کے شریک تھے اور آپؓ مصائب کے آغاز سے ہی حضور کے خاص انیس بنائے گئے تھے تاکہ محبوب خدا ﷺ کے ساتھ آپ کا خاص تعلق ثابت ہو اور اس میں بھید یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوب معلوم تھا کہ صدیقِ اکبر صحابہ میں سے زیادہ شجاع متقی اور سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے پیارے اور مردِ میدان تھے اور یہ کہ سید الکائنات ﷺ کی محبت میں فنا تھے۔

حضورِ انور نے حضرت ابو بکرؓ کے متعلق عصر حاضر کے بعض مستشرقین کے حوالے پیش کرکے فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ (یورپی مستشرقین) آنحضرت ﷺ کے اس اعلیٰ و ارفع مقام نبوت کا ادراک اور شعور نہیں رکھتے اس لیے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وغیرہ کی تعریف میں اس حد تک مبالغہ آمیزی سے کام لے جاتے ہیں جو کسی طور درست نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ حضرت ابو بکرؓ ہوں یا حضرت عمرؓ یہ سب اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کامل وفادار تھے۔ یہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے خادمانہ طور ہاتھ اور پاؤں تھے۔

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابو بکر اور عمر بلکہ ابوہریرہ کا نام لے کر رضی اللہ عنہ کہتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقع ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابو بکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھو آپؓ مکّے کے ایک معمولی تاجر تھے اگر رسول اللہ ﷺ مبعوث نہ ہوتے اور مکّہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مؤرخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابو بکر عرب کا ایک

شریف اور دیانت دار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع سے ابو بکرؓ کو وہ مقام ملا تو آج ساری دنیا ادب کے ساتھ ان کا نام لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں اسلام کی خدمت اور دین کے لیے قربانیاں کرنے کی وجہ سے آج حضرت ابو بکرؓ کو جو عظمت حاصل ہے وہ کیا دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہوں کو بھی حاصل ہے۔ آج دنیا کے بادشاہوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں جسے اتنی عظمت حاصل ہو جتنی حضرت ابو بکرؓ کو حاصل ہے۔ بلکہ حضرت ابو بکرؓ تو الگ رہے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی اتنی عظمت حاصل نہیں جتنی مسلمانوں کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کے نوکروں کو حاصل ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ہمیں حضرت ابو بکر کا کتا بھی بڑی عزتوں والوں سے اچھا لگتا ہے اس لیے کیونکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے در کا خادم ہو گیا۔ جو محمد ﷺ کے در کا غلام ہو گیا تو اس کی ہر چیز ہمیں پیاری لگنے لگ گئی اور اب یہ ممکن ہی نہیں کوئی شخص اس عظمت کو ہمارے دلوں سے محو کر سکے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے ایک بیٹے جو دیر کے بعد اسلام میں داخل ہوئے تھے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھے تھے مختلف باتیں ہو رہی تھیں۔ یوں باتوں باتوں میں حضرت ابو بکرؓ سے کہنے لگے اباجان! فلاں جنگ کے موقعے پر مَیں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ آپ میرے سامنے سے دو دفعہ گزرے مَیں اگر اس وقت چاہتا تو آپ کو مار دیتا مگر مَیں نے اس خیال سے ہاتھ نہ اٹھایا کہ آپ میرے باپ ہیں۔ ابو بکرؓ یہ سن کر بولے مَیں نے تجھے اس وقت دیکھا نہیں، اگر مَیں تجھے دیکھ لیتا تو چونکہ تُو خدا کا دشمن ہو کر میدان میں آیا تھا اس لیے مَیں ضرور تجھے مار دیتا۔

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاقِ فاضلہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ابو بکرؓ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتّی پہلے سے موجود تھی۔ اس لیے رسول کریم ﷺ کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متاثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپؐ سے کوئی بحث نہیں کی کوئی نشان اور معجزہ نہیں مانگا۔ معاً سن کر اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! تو بول اٹھے کہ آپؐ گواہ رہیں مَیں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ سوال کرنے والے بہت کم ہدایت پاتے ہیں ہاں حسنِ ظن اور صبر سے کام لینے والے ہدایت سے پورے طور پر حصّہ لیتے ہیں۔ اس کا نمونہ ابو بکرؓ اور ابو جہل دونوں میں موجود ہے۔ ابو بکرؓ نے جھگڑا نہ کیا اور نشان نہ مانگے مگر اس کو وہ دیا گیا جو نشان مانگنے والوں کو نہ ملا۔ اس نے نشان پر نشان دیکھے اور خود ایک عظیم الشان نشان بنا۔ ابو جہل نے حجت کی اور مخالفت اور جہالت

سے باز نہ آیا اس نے نشان پر نشان دیکھے مگر دیکھ نہ سکا آخر خود دوسروں کے لیے نشان ہو کر مخالفت میں ہی ہلاک ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ صدیق اور فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم نیکوکار اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چُن لیا۔ اور جو خدائے رحمٰن کی عنایات سے خاص کیے گئے اور اکثر صاحبانِ معرفت نے ان کے محاسن کی شہادت دی۔ انہوں نے بزرگ و برتر خدا کی خوشنودی کی خاطر وطن چھوڑے۔ ہر جنگ کی بھٹی میں داخل ہوئے اور موسمِ گرما کی دوپہر کی تپش اور سردیوں کی رات کی ٹھنڈک کی پرواہ نہ کی بلکہ نَوخیز جوانوں کی طرح دین کی راہوں پر محوِ خرام ہوئے اور اپنوں اور غیروں کی طرف مائل نہ ہوئے اور اللہ رب العالمین کی خاطر سب کو خیر آباد کہہ دیا۔ ان کے اعمال میں خوشبو اور ان کے افعال میں مہک ہے اور یہ سب کچھ ان کے مراتب کے باغات اور نیکیوں کے گلستانوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور ان کی بادِ نسیم اپنے معطر جھونکوں سے ان کے اسرار کا پتا دیتی ہے اور ان کے انوار اپنی پوری تابانیوں سے ہم پر ظاہر ہوتے ہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ بخدا! اللہ تعالیٰ نے شیخین یعنی ابوبکر اور عمر اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ چنانچہ جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے اور ان کی قطعی دلیل کو حقیر جانتا ہے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آتا بلکہ ان کی تذلیل کرتا اور انہیں برا بھلا کہنے کے درپے رہتا ہے اور زبان درازی کرتا ہے مجھے اس کے بدانجام اور سلبِ ایمان کا ڈر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق دونوں اکابر صحابہ میں سے تھے ان دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنا راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنالیا۔ ان دونوں کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ کچھ حصّہ، چند حوالے اور ہیں جو ان شاء اللہ آئندہ پیش ہوں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔